An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES
ISLAMICUS
PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
Volume: 04, Issue: 01, 2024, Pages: 01-11
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net
MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

عبدالحق محدث دہلوی کی شروحِ حدیث کا منہج واسلوب

A RESEARCH REVIEW OF SHEIKH ABDUL ḤAQ MUḤADDITH DEHLVĪ'S STYLE SHAROH E ḤADITH

Muhammad Tayyab[1], Dr Muhammad Waris Ali[2], Dr Muhammad Ziaullah Noorani[3]

[1]MPhil Islamic Studies, NCBA&E, DHA Campus, Lahore, Punjab, Pakistan.

[2]Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore, Punjab, Pakistan.

[3]Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, DHA Campus, Lahore, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	January 18, 2024
Revised:	February 28, 2024
Accepted:	March 03, 2024
Available Online:	March 06, 2024

Keywords:

Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī
Ḥadith, Fiqh & Tafsir
Sharḥ Mushkil al-Athār
Style Sharoh E Ḥadith
Legacy

Funding:

This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License]

ABSTRACT

Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī was a prominent Indian scholar and theologian, and this article reviews his life and teachings in detail. The domains of ḥadith (prophetic traditions), fiqh (Islāmic jurisprudence), and tafsir (Qur'ān exegesis) all greatly benefited from Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī's work. This review provides an in-depth analysis of Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī's works, focusing on his scholarly contributions and the methods he used to arrive at his conclusions. The review opens with a brief biography of him, focusing on the intellectual and spiritual inspirations that formed the foundation of his scholarly work. It then digs into an analysis of his key works, such as his famous compilation "Sharḥ Mushkil al-Athār," a commentary on the ḥadith collection of Imām Muḥammad ibn Ḥasan al-Shaybāni. In addition, the article delves into the ways in which Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī differs from other scholars in his authentication of ḥadiths, legal reasoning, and interpretation of the Qur'ān. The book also looks at how his writings influenced later Muslim thinkers and the Muslim world at large. In sum, this literature survey sheds light on the lasting legacy of Sheikh Abdul Ḥaq Muḥaddith Dehlvī in the field of ḥadith studies and his numerous contributions to Islāmic study.

Corresponding Author's Email: mwarisali@lgu.edu.pk

ہندوستان کے مشہور اور بلند پایہ محدثین میں ایک عظیم نام شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ہے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ انہوں نے درس وتدریس میں صرف کیا اور عمر بھر آپ کا قلم قرآن وسنت کے اسرار ورموز کی وضاحت میں مصروف رہا۔

آپ نے پچاس سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں جو مختلف فنون پر مشتمل ہیں۔ جیسے تفسیر، عقیدہ، فقہ، منطق، حدیث، وسیر جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہیں۔

آپ کا علمی لگاؤ بطور خاص علم حدیث کی ترویج اشاعت سے ہے۔ حدیث اور علم حدیث سے متعلق آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

رسالہ شب براءت ما ثبت بالسنہ فی ایام السنہ، رسالہ اقسام حدیث، ترجمۃ الاحادیث فی نصیحۃ الملوک والسلاطین، اشعۃ اللمعات، لمعات التنقیح، جامع البرکات، مقدمہ فی اصول الحدیث [1] شیخ محقق کی تصنیفات میں دو کتب مشکوۃ المصابیح کی شروحات اشعۃ اللمعات اور لمعاۃ التنقیح کے منہج واسلوب کا اجمالا آنے والی سطروں میں جائزہ لیں گے تاکہ آپ کے حدیث اور علم حدیث میں تفکر کے حوالے سے اسلوب سامنے آسکیں اور یہ بھی جائزہ لیا جائے گا کہ آپ نے کن اصولوں کو پیش نظر رکھ حدیث میں تفکر کیا۔ ان کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی موضوع پر بالخصوص حدیث میں اس وقت تک کوئی کتاب تصنیف نہ فرماتے جب تک اس کا مواد تحقیق سے تلاش نہ کر لیتے اور تب تک اس موضوع پر قلم نہ اٹھاتے جب تک گہرائی سے اس کا مطالعہ نہ کر لیتے اور یہ ان کی محدثانہ تربیت کا اثر تھا۔ [2]

شیخ محقق جب بھی کسی موضوع پر کام کرتے تو ان کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ دے زیادہ اس سے متعلق علمی مواد ان کے پاس ہو۔ مولنا مجد الدین فیروزآبادی (م ۷۱۱ھ) کی کتاب سفر السعادہ کی شرح لکھتے ہوئے فن اسماء الرجال اور تاریخ کی بہت سی کتب ان پیش نظر تھی اور ان سے استفادہ کرتے تھے [3] اور ماخز کے استعمال میں اسقدر دیانتداری سے کام لیتے کہ حوالہ نقل کرنے میں کوئی سستی نہ ہو اور خود لکھتے ہیں کہ میں خیانت کے رستے پر گامزن نہیں ہوتا ہوں [4] اور یہ اندازان کی کتب سے دیکھا جاسکتا ہے کہ آپ نے جس موضوع پر بھی گفتگو کی ہے اسکی تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ کے حدیث تفکر تدبر کے منہج کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ آپ کی حدیث کے حوالے سے مزکورہ کتابوں کا جائزہ لیا جائے تاکہ منہج واسلوب تدبر حدیث کی وضاحت ہو سکے۔

اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوۃ

یہ فارسی زبان میں مشکوۃ کی جامع شرح ہے محدث دہلوی نے ۱۶۱۰ء میں دہلی میں شروع کی اور چھ سال کی محنت کے بعد ۱۶۱۶ء میں مکمل ہوئی۔ اس کے مقدمہ میں اس کا سبب تالیف لکھتے ہیں کہ حرمین شریفین سے واپسی کے بعد مشائخ سے حدیث کی اجازت ملنے کے بعد توفیق الہی سے میرے دل میں رغبت پیدا ہوئی کہ میں مشکوۃ المصابیح کی شرح لکھوں۔ [5] اور ایک جگہ لکھتے ہیں میرے بعض مخلص احباب نے مجھ سے کہا کہ میں فارسی میں ان کے لیے مشکوۃ کی شرح لکھوں جس کا نفع ہر خاص وعام کو ہو اور اس کا سمجھنا آسان ہو تو میں نے ان کی اس خواہش کو پورا کرنی کی کوشش کی۔ باوجودیکہ بہت بڑا کام تھا اور میں اس قابل نہیں تھا لیکن اللہ کی توفیق سے شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ [6]

مشکوۃ المصابیح کی شرح کے انتخاب کی وجوہات

شیخ محدث دہلوی اس کے انتخاب کی وجوہات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کی مشکوۃ شریف ہندوستان میں بہت مشہور تھی۔

دوسری وجہ یہ کہ یہ عوام میں بہت مقبول تھی۔

اور تیسری وجہ یہ تھی کہ مشکوۃ شریف کے وہ علوم معارف جو میں نے اپنے اساتزہ سے حاصل کیے تھے جو اللہ تعالی نے میرے دل پر القا کیے تھے انہیں طلباء حدیث تک پہچانے کے لیے مشکوۃ شریف کی شرح کا انتخاب کیا۔

چوتھی وجہ یہ تھی کے بعض مخلص احباب نے پرزور مشکوۃ المصابیح کی فارسی شرح کی تاکید کی تھی۔[7]

اشعۃ اللمعات کے منہج اسلوب کا اجمالی جائزہ

یہ چار جلدوں پر ہے۔اس کے صفحات ۲۶۰۰ ہیں۔ پہلی جلد مقدمہ اور درج ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔ کتاب الایمان، العلم، الطہارۃ، الصلوۃ الجنائز اور جلد ثانی میں درج ذیل مضامین ہیں۔کتاب الصوم، فضائل القرآن، الدعوات اسماء اللہ تعالی، المناسک اور جلد ثالث میں کتاب البیوع، العتق، الحدود الامراۃ والقضاء، الجہاد، الصید والذبح، الاطعمہ، اللباس، الطلب والرقی جبکہ جلد رابع کتاب الادب اور کتاب الفتن پر مشتمل ہے۔

شیخ عبد الحق اس میں ہر باب کے شروع میں اس کے متعلق فقہی اصطلاحات کو لغوی اور اصطلاحی دونوں اعتبار سے بیان کرتے ہیں۔ راوی کے نام کا تلفظ بھی بیان کرتے ہیں۔ حدیث کے مضمون کو بھی واضح کرتے ہیں۔ یہ مفہوم کبھی اجمالی اور کبھی جزئیات کی صورت میں ہوتا ہے۔ حدیث کے تحت آنے والے فقہی اختلاف کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دیانتداری سے آئمہ کے اقوال اور دلائل کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ عام طور پر ترجیح مذہب حنفی کو دیتے ہیں۔ ایک لفظ کی وضاحت دوسرے لفظ سے کرتے ہیں جو اس کے ہم معنی ہوتا ہے۔ اقوال متعارضہ میں تطبیق کی کوشش کرتے ہیں۔[8] ان تمام چیزوں سے شیخ محقق کے حدیث میں تدبر و تفکر کے منہج و اسلوب کی وضاحت ہوتی ہے۔

لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح

یہ عربی زبان میں مشکوۃ المصابیح کی شرح ہے۔ یہ شیخ محقق کی بہت زبردست تصنیف اور مشکوۃ کی بہت اہم شرح ہے اور یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تالیف کا سبب ذکر کرتے ہوئے شیخ محقق خود ہی فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں جب شرح اشعۃ اللمعات میں مصروف تھا تو اسی دوران کچھ ایسے نکات نظر سے گزرے جن کو میں نے فارسی شرح میں درج کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ ان کا سمجھنا عوام کے لیے آسان نہ تھا اور نہ ہی ان کو چھوڑا جا سکتا تھا تو خیال آیا کہ

کیونکہ اس کی ایک عربی شرح لکھوں اور اہم نکات کو وہاں درج کروں اور پھر یہ دونوں شروحات عربی اور فارسی اکٹھی چلتی رہیں فارسی شرح پہ پہلے ہی کام ہوا تھا اس لیے وہ عربی شرح پر سبقت لے گئی[9] اور عربی شرح فارسی شرح کو لاحق ہونی کی وجہ یہ ہے کہ لمعات اصول وفروع پر حاوی تھی۔[10]

لمعات التنقیح کے منہج واسلوب کا اجمالی جائزہ

لمعات آپ کی بہت عمدہ تصنیف ہے۔اس میں علوم حدیث کی بہت گہری گفتگو کی ہے۔حدیث میں بیان کردہ الفاظ عربیہ کی وضاحت کتب لغت سے کی ہے۔ رجال اسناد کی وضاحت اور اور حدیث کے صحیح وحسن اور ضعیف کی نشاندہی کی ہے۔لغوی بحث کے علاوہ اکثر نحوی ترکیب کا بھی اہتمام ہے۔فقہی مسائل کی آسان فہم وضاحت اور اس میں دلائل آئمہ انصاف کے ساتھ بیان کیے ہیں اور شرح حدیث کا حق ادا کر دیا۔احادیث متعارضہ میں تطبیق کرنے کی کوشش کی اور یہ سب میانہ روی اور انصاف سے کیا۔[11] آپ نے اس شرح میں فقہ حنفی اور احادیث میں بھی تطبیق دی۔اس بات کا خود ہی تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کی اس شرح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام شافعی(م ۲۰۴ھ)اصحاب الرائے میں سے اور امام اعظم ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ)اصحاب ظواہر میں سے ہیں۔[12]

لمعات کے شروع میں مقدمہ ذکر کیا ہے جو کہ اہم مباحث علم حدیث جیسے علم الحدیث کی اصطلاحات،آئمہ محدثین اور اختصار کے ساتھ کتب حدیث کے ذکر پر مشتمل ہے اور یہ وہی مقدمہ ہے جو آپ نے سفر السعادہ کی شرح میں ذکر کیا ہے۔[13] یہ الگ سے بھی شائع کیا گیا ہے۔

شیخ محقق کا تدبر حدیث میں اسلوب

شیخ محقق کے کے تدبر حدیث کے کچھ عملی نمونے پیش کرتا ہوں تاکہ ان کے اسالیب کی وضاحت ہو سکے۔

1. تدبر حدیث کے اسلوب کا ایک پہلو ان کا یہ ہے کہ آپ حدیث میں آنے والے مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کرتے ہیں تاکہ مفہوم واضح ہو سکے۔مثلا مشکوۃ شریف میں ایک باب "باب الکسب وطلب الحلال" کے عنوان سے قائم ہے۔تو شیخ محقق کسب کا لغوی معنی بیان کرتے ہیں کہ کسب کا معنی ہوا رزق اور معیشت کے طلب میں کوشش کرنا۔قاموس کے حوالے سے بیان کیا کسب یکسب کسبا کا معنی طلب الرزق۔[14]
2. ایک پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ آپ لفظ کے معنی کی وضاحت کیلئے حدیث سے دلیل بیان کرتے ہیں۔مثلا کسب کے معنی کی وضاحت کے لیے حدیث "و تحمل الکل وتکسب المعدوم" سے دلیل قائم کی اور پھر لکھا کے تکسب کے تا کو ضمہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں ضمہ کے ساتھ ہو تو مطلب ہو گا کہ نبی فقیر کے کمانے پر مدد کرتے ہیں اور فتحہ کے ساتھ ہو تو مطلب آپ فقیر کو مال کما کر دیتے ہیں۔[15]
3. ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ آپ مفہوم حدیث کو واضح کرنے کے لیے ترکیب نحوی کا بھی اہتمام کرتے ہیں اور یہ لمعات التنقیح میں کثرت سے ملتا ہے۔ مثلا "ثم ذکر الرجل یطیل السفر" کی ترکیب کرتے ہیں "ذکر" کی ضمیر کا مرجع نبی پاک ﷺ ہیں۔"الرجل" مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے "یطیلُ" "الرجل کی صفت ہو ہے۔[16]

4. آپ کے تدبر حدیث کے اسلوب میں سے یہ ہے کہ جس کتاب کی بھی شرح کرتے ہیں اس اصل کتاب کی ترتیب باقی رکھتے ہوئے اس کی شرح کرتے ہیں۔ یہ اسلوب آپ کی کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

5. ایک زاویہ نگاہ یہ سامنے آتا ہے کہ آپ مشکل الفاظ کی وضاحت کے بعد حدیث کا حامل معنی بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلا حدیث "ان کل امر یتزرع بہ الی محظور فھو محظور" کہ ہر وہ کام جو کسی ممنوع کام کا ذریعہ بنے وہ بھی ممنوع ہے تو اس کے تحت اس حدیث کا حامل معنی یہ بیان کیا کہ جو کام کسی دوسرے حرام، ناجائز کام کا وسیلہ وذریعہ بنے وہ بھی حرام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وسائل مقاصد کے حکم میں ہوتے ہیں۔ پس جو چیز حرام کا وسیلہ بنے وہ بھی حرام ہو جاتی ہے۔ یہاں سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قرض پر نفع حاصل کیا جائے تو وہ قرض سود بن جاتا ہے جو حرام ہے۔ [17]

6. آپ کے تدبر حدیث کے اسلوب میں ایک یہ بھی پہلو کہ آپ راوی کے نام کا تلفظ بھی واضح کرتے ہیں تا کہ اسے آسانی کے ساتھ پڑھا جا سکے جیسے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا کے نام کا تلفظ بیان کرتے ہیں بضم الباء وسکون المھملہ بنت صفوان [18] یعنی بسرہ باضمہ کے ساتھ اور سین سکون کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

7. "مختلف فیہ" مسائل میں آپ کا تفکر حدیث میں ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ آپ انصاف کے ساتھ ہر امام کا قول بیان کرتے ہیں اور دلائل بھی قائم کرتے ہیں اور ترجیح فقہ حنفی کو دیتے ہیں۔ جیسا کے حدیث مبارکہ ہے کہ "ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔" [19]

یہ حکم صرف احناف کے ہاں ہے۔ جبکہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک سبیلین سے نکلنے والی چیز سے وضو ٹوٹتا ہے [20] اور پھر ان کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔

8. ایک پہلو کا زاویہ یہ بھی ہے کہ آپ الفاظ کے معنی کی وضاحت کے لیے آیات قرآنیہ سے بھی دلیل بیان کرتے ہیں۔ مثلا سود کی حرمت پر حدیث مشکوۃ ذکر کرتے ہوئے "سود لکھنے والے اور گواہوں پر بھی لعنت کی" اور دلیل کے طور پر کہا ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ [21]

9. الفاظ کی تشریح دوسرے ہم معنی لفظ سے کرتے ہیں جیسں اکل کی تشریح آخذ سے۔

10. ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ احناف کی ترجیح عملنا اور عندنا کے مخصوص الفاظ سے کرتے ہیں۔

11. فقہ حنفی کے خلاف احادیث کی تاویل بڑے احسن انداز میں کرتے ہیں۔

12. کسی مسئلے کی تفصیل طویل ہو تو ماخذ و مراجع کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ تفصیل وہاں سے دیکھ لی جائے۔ [22]

13. احادیث متعارضہ میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انداز ترجیح بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی مزکورہ کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

14. بعض اوقات باقی آئمہ کے اقوال سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف امام شافعی کے اقول پر اکتفا کرتے ہیں۔ [23] یہ آپ کے فقہ حنفی پر کاربند رہنے کے متشدد نہ ہونے کی دلیل ہے۔

15. بعض اوقات اختلاف آئمہ نقل کرتے ہوئے کسی امام کی تعیین نہیں کرتے بلکہ مجمل انداز میں بیان کرتے ہیں۔

16. آپ کے تدبر حدیث کے حوالے اؤسے ایک یہ بھی اصول سامنے آتا ہے کہ کسی کام کے اچھے یا برا ہونے کے حوالے آپ ضابطہ بیان کرتے ہیں تاکہ اس ضابطہ کی روشنی میں فعل کے معیار کو پرکھا جا سکے۔

17. تعارض حدیث حوالے سے لکھتے ہیں کہ دو آیتوں میں تعارض ہو تو رجوع حدیث کی طرف ہو گا۔ دو حدیثوں میں تعارض ہو تو رجوع اقوال علماء کی طرف ہو گا اور اقوال علماء میں تعارض کے وقت تحری کی جائے گی۔ جن کی طرف ایک سلیم الفطرت قلب متوجہ ہوتا ہے۔[24]

18. ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ آپ وہ لفظ جو ایک زے زائد احتمال رکھتا ہے اس کے بقیہ احتمالات کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ جیسے حدیث کے لفظ زمانۃالکسب ایک احتمال گانے والی خاتون اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ رامزہ آنکھ سے اشارہ کرنے والی یعنی زانیہ ہے۔[25]

حاصل کلام یہ کہ شیخ محقق، محقق علی الاطلاق شیخ محدث دہلوی نے علوم حدیث میں تفکر و تدبر کے بہت ہی احسن جامع اور آسان فہم منہج واسلوب کا تعارف کروایا جن کے ذریعے علوم حدیث کا فہم آسان اور مطلوب قاری پر واضح ہو جاتا ہے۔ اور وہ بات کی گہرائی تک پہنچ جاتا ہے۔ آج کے اس ترقی کے دور میں تفکر حدیث کا جو کام ہمارے سامنے موجود ہے اس سے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ جو انتہائی بہترین کام محدث دہلوی نے اس دور میں کیا جب مکتوبات میں غور و فکر کرنا علماء کا عمومی طور پر مزاج نہ تھا۔

دور جدید میں تفکر حدیث کے حوالے سے جو کام بھی ہو گا وہ محدث دہلوی کے کام کے زیر سایہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مذہب حنفیہ کی تشریح و توضیح کے لیے جو منہج واسلوب اختیار کیا وہ یہ ہے کہ اجماع، قیاس کو ثانوی ماخذ جبکہ قرآن و حدیث کو ابتدائی ماخذ کی حیثیت دی ہے۔

آپ ہر باب کے شروع میں اس کے متعلق مسئلہ میں اختلاف فقہاء اور اس اختلاف کا پس منظر بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد عقلی اور نقلی انداز میں ترجیح و فوقیت کو ثابت کرتے ہیں اور اس میں فقہاء کے احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور ان کے لیے رد کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔

شیخ دہلوی علیہ الرحمہ جب بھی کسی کتاب کی شرح کرتے ہیں تو اس کی ابواب بندی اور اصل ترتیب کو نہیں چھیڑتے۔ لغوی، نحوی اور صرفی بحث بھی کرتے ہیں راوی کا نام مجہول ہو تو اسم کی توضیح بھی کرتے ہیں۔

وضاحت حدیث کے لیے بطور دلیل آیات قرآنیہ اور احادیث کو بھی بیان کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی شروحات میں حدیث میں غور و فکر کے وقت جو سب سے عمدہ اسلوب اور عمدہ واعلی تحقیقی معیار پیش نظر رکھا کہ آپ خود پسندی کے جزبہ، معتصبانہ رویہ اور جانبداری کے مزاج سے بہت دور رہنے والے تھے۔ اور اگر تنقیدی نظر سے جائزہ لیا جائے تو شیخ دہلوی علیہ الرحمہ تشریح و توضیح حدیث میں اصل نفس مسئلہ پر بحث بہت کم کرتے ہیں اور اختلافی مسائل میں بہت آئمہ کے اقوال کم ذکر کرتے ہیں جو کہ نہ ہونے کے برابر ہیں اور زیادہ تر امام شافعی اور امام اعظم ابو حنیفہ کے اقوال اور دلائل پر اکتفا کرتے ہیں۔ بہر حال یہ سب ان کا بہت بڑا علمی کام اور سرمایہ ہے اللہ کریم ان پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

شرح سفر السعادہ

یہ کتاب شمائل نبوی ﷺ پر مشتمل ہے۔اس کے مصنف مجد الدین فیروز آبادی ہیں۔اس کتاب میں آپ نے ان احادیث کو جمع کیا ہے جو اخلاق وعادات اور احوال و معاش کے حوالے سے ہیں۔ شیخ عبد الحق نے اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کی شرح لکھی جس کو شرح سفر السعادہ کے نام سے موسوم کیا۔خود ہی اس کا مقصد واضح فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاکیزہ اخلاق کو بہترین اسلوب اور آسان فہم انداز میں لکھا اور حق ادا کر دیا لیکن اسی دوران انہوں نے محدثین پر تنقید کی اور بہت سی جگہوں پر مجتہدین کے مذہب کے خلاف گفتگو کی۔اس کے متعلق احادیث کو غیر صحیح قرار دیا۔اور بعض جگہ مبالغہ آرائی کی اور افراط و تفریط سے بھی اجتناب نہیں کیا اور راہ انصاف سے ہٹ گئے۔[26]

تو اگرچہ سفر السعادہ ایک اہم کتاب ہے لیکن چونکہ کئی جگہوں پر جمہور کے مذہب کے خلاف گفتگو کی۔اور احادیث کے عدم صحت کے دعوی کی گنجائش تھی۔

اس لیے شیخ محقق نے اس کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا کہ راہ اعتدال پر چلتے ہوئے اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اس کی وضاحت ہو سکے۔

شرح سفر السعادہ کی ایک جلد ہے۔یہ ۱۸۳۶ء میں کلکتہ سے شائع ہوئی اور ۱۸۷۵ء میں لکھنؤ سے بھی شائع ہوئی۔[27]

کتاب کے آغاز میں دیباچہ ہے۔جس میں کتاب کے لکھنے کا مقصد بیان کیا ہے۔اس کے بعد اصطلاحات علم حدیث، صحاح ستہ اور احوال آئمہ کا بیان ہے، اس کتاب میں ۱۶ ابواب ہیں اور ۵۸۴ صفحات ہیں۔

اس کے بعد ابواب کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

باب اول: طہارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس کے تحت فصل قائم کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو، موزوں پر مسح، اور کتاب، سنت اور اجماع کی روشنی میں تیمم کے جواز پر مشتمل ہے۔

باب دوم: در بیان نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے تحت بھی فصل قائم کی جو کیفیت رکوع و سجود و اعتدال، نماز میں نسیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم، بعد نماز اذکار، قیام شب و کیفیت لیل، وتر کے بعد دو رکعتوں، نماز چاشت، سجدہ تلاوت و شکر و خطبات نبویہ جمعہ و عید، عبادات سفر اور قصر نماز، صلوۃ الخوف اور زکوۃ، صدقہ فطر وغیرہ پر مشتمل ہے۔

باب سوم: صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے تحت فصل میں "مسافر کے لیے رمضان میں روزہ وافطار، نفلی روزہ، ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزوں کی فضیلت، اعتکاف اور ایام بیض کے روزوں کا بیان ہے۔

باب چہارم: حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس باب کے تحت فصل میں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان اور اس حج کے بارے میں سہو علماء کا بین، انگلیوں مبارک کے ناخنوں کی تقسیم، دخول خانہ کعبہ اور وقوف مزدلفہ، آقا علیہ السلام کی قربانی اور جانوروں کو ذبح کرنے کا بیان ہے۔

باب پنجم: اذکار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس باب کے تحت بھی فصل قائم کی جو درج ذیل امور پر مشتمل ہے

گھر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا، بیت الخلا میں داخل ہونے کے وقت کی دعا، اذان کے اذکار، عشرہ ذوالحجہ کی دعا، کھانا کھانے کی دعا، سلام وآداب اور اجازت طلب کرنے کے بیان میں، اذکار سفر، رسول اللہ ﷺ کے شرح صدر کے بیان پر مشتمل ہے۔

باب ششم: فی عموم احوال النبی ﷺ ومعاشہ

اس کے تحت فصل میں آپ ﷺ کے کپڑوں اور انگوٹھی پہننے کا بیان، شلوار پہننے میں اختلاف کا بیان، ازواج پاک سے مباشرت کا بیان، آپ کے خواب و بیداری کا بیان، آپ کی سواری، کنیزوں اور خادموں کا بےان، اخلاق و کردار کا بیان، علاج وامراض کا بیان، علاج دردسر، درددل، درد چشم، علاج زہر، علاج قمل کا بیان، آپ کی خاموشی، ضحک اور رونے کا بیان وغیرہ ہے۔

اور آخر میں ۷۸ صفحات پر مشتمل خاتمۃ الکتاب جس میں احادیث کی تحقیق و تنقید کرتے ہوئے فیروزآبادی نے ان احادیث کی طرف موضوع اور باطل ہونے کی نسبت کی تھی شیخ محقق نے راہ انصاف کو اختیار کرتے ہوئے ان احادیث کی شرح کردی اور ان کی حقیقت کو واضح کردیا ہے۔[28]

سفر السعادۃ میں شیخ کا اسلوب

شیخ نے سیرت النبی ﷺ کی مباحث میں اپنی شرح سفر السعادۃ کو اصل کتاب سفر السعادۃ کی ترتیب پر ہی باقی رکھا ہے۔ یعنی شرح کو متن کے ساتھ ہی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔

فیروزآبادی نے عنوانات قائم کرتے ہوئے متعلقہ عنوان سیرت ادھورے یا مختصر دیے ہیں شیخ نے وہاں عنوانات میں اتنا اضافہ کردیا ہے کہ عنوان اچھی طرح واضح ہو جائے۔

اس کتاب کی شرح میں تین امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے

اول

مصنف نے جن احادیث اور آثار کو نقل کیا ہے ان احادیث کی تحقیق اور وضاحت اور حوالہ جات کی تخریج صحاح ستہ کی کتب سے قاری کے سامنے اچھی طرح

نمایاں کر دی جائے اور جن صحابہ کرام نے ان آثار و مرویات کو روایت کیا ہے ان کی بھی صراحت کر دی جائے۔ گویا مولانا فیروز آبادی کی بیان کردہ احادیث پر

محدثانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔

اس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثال سے کی جاتی ہے:

فصل الاذکار بعد الصلوۃ فیروز آبائی میں درج ذیل احادیث اس طرح نقل کی ہیں:

"كان صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من الصلاة قال: ثلاث مرات استغفر الله الذى لا اله الا وهوا لحي القيوم و أتوب اليه اللهم انت السلام و منك السلام تباركت يا ذالجلال والاكرام .... الى آخره"[29]

شیخ محدث نے مندرجہ ذیل حدیث کو شرح سفر السعادۃ میں باحوالہ اس طرح نقل کیا ہے یہ حدیث مسلم ترندی میں

ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے، نسائی میں روایت ہے کہ جب نماز سے لوٹتے، اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ جب چاہتے کہ نماز سے منہ پھیر لے تو تین مرتبہ استغفر اللہ الذي لا اله الا هوالحي القيوم واتوب اليه کہتے

دوم

اور حنفی مذہب کو ثابت کرنا اور اس کی تحقیق کرنا ہے کیوں کہ اہم مقصد اور اصل نصب العین یہی چیز ہے۔ شیخ محدث نے مندرجہ بالا اسلوب شرح سفر السعادۃ میں اپنایا ہے اور حنفی مذہب کی تائید جابجا کتاب میں نظر آتی ہے مثلاً فصل در نماز استقاء کے بیان میں مجد دلدین فیروز آبادی "سفر السعادۃ' میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔**ثبت في ذلك ستة ا وجه الوجه الأول .... الى آخره** [30]

جس کا مفہوم ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زندگی مبارکہ میں چھ مرتبہ بارش کے لیے دعا مانگنے کی طرف متوجہ ہوئے اور کبھی نماز بھی اس سلسلے میں ادا فرمائی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی اور دوسری مرتبہ دعا فرمائی تھی تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے بغیر اذان واقامت کے دو رکعت نماز پڑھی اور قرات جہر سے فرمائی۔ چوتھی مرتبہ مدینہ شریف میں استقاء فرمائی نہ قیام فرمایا اور نہ دعا کے لیے منبر شریف پر تشریف لائے۔ پانچویں مرتبہ احتجاز الزیت'' کے مکان میں دعا استقاء فرمائی اور چھٹی مرتبہ غزوات میں جب مشرکوں نے پانی پر قبضہ کر لیا تو آپ ﷺ نے استسقاء کے لیے دعا ہی فرمائی تھی۔

مباحث سیرت بیان کرنے کے لیے شیخ محدث نے جو تیسرا اسلوب اپنایا وہ درج ذیل ہے:

سوم

کلام کے مسائل واحکام کے ذکر اور مقام کو مناسب نکات اور فوائد کے ذریعے زیر بحث لایا گیا ہے اور عبارت کے متن اور ترجمہ کے حل میں الفاظ و بیان اور معانی اور قیود رموز اور اشارات وتاویلات و محلات کو توضیح و تشریح کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

[1]۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق دہلوی،(لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۱۹۸۵ء)، ص: ۲۷۳

Nizāmī, Khaleeq Aḥmad, Ḥayāt Sheikh Abdulḥaq Dehlvī, (Lahore, Maktaba Reḥmānia,1985), P:273

[2]۔ غوری، سید عبدالماجد، مجلہ الحدیث، سلانجور، (المکتبۃ الجامعہ الاسلامیہ العالمیہ، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۱۸

Ghorī, Sayed Abdulmājid, Mujallah al Ḥadith, Salānjor, (al Maktaba al Jāmi’a al Islāmia al A’lmia, 2012), P:118

[3] دہلوی، شیخ عبدالحق، طریق الافادۃ فی شرح سفر السعادہ، (لکھنو: نول کشور، ۱۹۰۳ء)، ص: ۵

Dehlvī, Sheikh Abdulḥaq, Ṭareeq ul Afādat fi Sharaḥ Safar al Sa’ādah, (Lakhnow, Nawal Kishwar, 1903), P:5

[4] دہلوی، شیخ عبدالحق، طریق الافادۃ فی شرح سفر السعادہ، (لکھنو: نول کشور، ۱۹۰۳ء)، ص: ۵

Dehlvī, Sheikh Abdulḥaq, Ṭareeq ul Afādat fi Sharaḥ Safar al Sa’ādah, (Lakhnow, Nawal Kishwar, 1903), P:5

[5]۔ دہلوی، شیخ عبدالحق، اشعۃ اللمعات، (لکھنو: نول کشور، ۱۰۲۵ھ)، ۲/۱

Dehlvī, Sheikh Abdulḥaq, Ash’at al Lamā’t, (Lakhnow, Nawal Kishwar, 1025), 1/2

[6]۔ دہلوی، شیخ عبدالحق، لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، (قندھار: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ۵۴/۱

Dehlvī, Sheikh Abdulḥaq, Lamā’t al tanqeeḥ fi Sharaḥ Mishkat al Maṣābeeḥ, (Qandhār, Maktaba Reḥmānia, NY), 1/54

[7]۔ دہلوی، مقدمہ لمعات، ۵۵/۱

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 1/55

[8]۔ دہلوی، اشعۃ، باب التیمم ۲۶/۱

Dehlvī, Asha’t, bāb al Tayamam, 1/26

[9]۔ دہلوی، مقدمۃ لمعات، ۸۸/۱

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 1/88

[10]۔ دہلوی اشعۃ، ۳/۱

Dehlvī, Asha’t, 1/3

[11]۔ نظامی، حیات شیخ عبدالحق دہلوی، ص ۶۴

Nizāmī, Ḥayāt Sheikh Abdulḥaq Dehlvī, P:64

[12]۔ دہلوی، مقدمہ لمعات ۸۸/۱

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 1/88

[13] ۔ دہلوی لمعات، ۸۸/۱۔ نوٹ: یہ کتاب علامہ مجدالدین فیروزآبادی کی تصنیف کردہ ہے۔ اس کی شرح شیخ محدث دہلوی نے کی "طریق الافادہ " کے نام سے عمدہ شرح کی ہے۔

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 1/88

[14]۔ فیروزآبادی، مولانا مجدد الدین، القاموس المحیط، (بیروت،: موسسۃ الرسالہ، ۲۰۰۵ء)، ص: ۱۳۴

Ferozābādī, Maulānā mujadad ul Deen, Al Qāmoos al Muḥiṭ, (Beirūt, Moasisat al Risālah,2005), P:134

[15]۔ دہلوی، لمعات ۲۹۱/۵

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 5/291

[16]۔ دہلوی، لمعات، ۴۹۱/۵

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 5/491

[17]۔ اشعۃ اللمعات شرح المشکوۃ، کتاب الزکوۃ، (فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)، ص ۱۸

Asha’t al Lamā’t Sharaḥ al Mishkat, Kitāb al Zakat,(Farid Book Stall Urdu Bāzār Lahore),P:18

[18]۔ دہلوی، لمعات ۴۹۳/۲

Dehlvī, Muqadama Lamā’t, 2/493

[19] خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، باب مایوجب الوضوء، ۴۸/۱

Khaṭeeb Tabreezī, Mishkat al Maṣābeeḥ, bāb mā yojab al Wudu, 1/48

[20]۔ معتاد سے مراد بول وبراز اور غیر معتاد سے مراد یہ ہے کہ کیڑا وغیرہ نکل جائے۔ برہان الدین، علی بن ابی بکر، الھدایہ، (لاہور: مکتبہ البیان، ۲۰۱۵ء)، 1/125

Burhān ul Deen, Alī bin abī Bakar, Al-Hadāya, (Lahore, Maktaba al Bayān, 2015), 1/125

[21]۔ المائدہ: ۲: ۵

Al-Māida, 5:2

22۔ اس کی عملی شکل باب المساقات والمزارعۃ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو لمعات۔ ۶۳۹/۵

Lamā't, 5/639

23۔ جیسا کہ حرم کے لقطہ کے بارے میں لکھا کہ اس میں صرف اعلان اور تعریف ہو گیا س کی نہ تملیک اور نہ ہی صدقہ ہو سکے گا۔اس کے بارے میں شیخ محدث دہلوی نے لکھا کہ یہ مذہب امام شافعی کا ہے باقی آئمہ کے اقوال نقل نہیں کیے۔ لمعات، ۶۸۵/۵

Lamā't, 5/685

24۔ دہلوی لمعات۔ ۵۰۵/۵

Dehlvī, Muqadama Lamā't, 5/505

25 ۔دہلوی لمعات۔ ۵۰۵/۵

Dehlvī, Muqadama Lamā't, 5/505

26 ۔ محدث دہلوی، شرح سفر السعادہ، (سکھر مکتبہ نوریہ رضویہ، ۱۳۹۸)، ص:۳

Muḥadith e Dehlvī, Sharaḥ Safar al Sa'ādah, (Sakhar, Maktaba Nooria Rizvia, 1398), P:3

27 ۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص۱۶۹

Nizāmī, Khaleeq Aḥmad, Ḥayāt Sheikh Abdulḥaq Muḥadith e Dehlvī, P:169

28 ۔ شرح سفر السعادہ، ص:۳

Sharaḥ Safar al Sa'ādah, P:3

29 ۔ فیروزآبادی، مجدالدین، سفر السعادہ، (مصر: مطبۃ الجمالیہ الحدیثہ)، ص۲۱

Ferozābādī, Maulana mujadad ul Deen, Safar al Sa'ādah, (Miṣar, Maṭba't al Jamālia al Ḥadithia), P:21

30 ، ایضا، ص۵۵

Ibid, P:55